کہا جا سکتا کہ آیا مرتّب نے "تاریخ تحریر" کے لحاظ سے مضامین ترتیب دیے ہیں؟ کیوں کہ کسی مقالے کے آخر میں تاریخِ تحریر درج نہیں۔ مسیحیت اور اسلام کے تقابلی مطالعے کے حوالے سے دو مقالات "تفسیر و تاویلِ قصۂ آدم علیہ السلام تخلیقِ نوعِ انسانی کا اصل مقصد" اور "شہر اور شلیم: تاریخ کے آئینے میں" زیادہ اہم ہیں۔

مولانا محمد ناظم ندوی نے اپنے "پیش لفظ" میں مولانا عبدالقدوس ہاشمی کی چند کتابوں اور مقالات پر گفتگو کی ہے مگر ان کی تمام کتابوں پر تبصرہ ان اہلِ علم کے لیے چھوڑ دیا ہے جو "مولانا ہاشمی کی علمی کاوشوں پر تحقیق و جستجو کے خواہش مند ہیں۔" (ص ۱۲) اب جب کہ مولانا ہاشمی کی یاد میں ایک ٹرسٹ وجود میں آچکا ہے اور یہ ٹرسٹ علمی میدان میں کام کے ارادے رکھتا ہے تو یہ توقّع ہر گز غلط نہ ہوگی کہ مولانا ہاشمی کے علمی و تحقیقی کام پر کم از کم ایک جامع مقالہ شائع ہونا چاہیے۔

زیرِ نظر مجموعۂ مقالات سفید کاغذ پر شائع کیا گیا ہے۔ گتّے کی جلد ہے اور خوبصورت گرد پوش سے مزیّن ہے۔ کتاب کی اغلاط اردو مطبوعات کی روایت کے مطابق اس میں بھی موجود ہیں۔ مثال کے طور پر امام شاطبی کی کتاب "الموافقات" (ص ۱۸) اور حضرت وارث علی شاہ کی جائے سکونت "دیوہ شریف" (ص ۲۸۹) کو درست انداز میں نہیں لکھا جا سکا۔ ان جزوی کوتاہیوں کے باوجود مجموعۂ "مقالات و ملفوظات علّامہ سیّد عبدالقدوس ہاشمی ندوی" اس قابل ہے کہ اس سے استفادہ کیا جائے۔ (ادارہ)

مراسلت

حسن معزالدین قاضی (لاہور)

اداریہ شمارہ نومبر ۱۹۹۳ء سے اقتباس

"جب اقلیّتی ارکانِ اسمبلی کی جانب سے حلف برداری کا وقت آیا تو فادر روفن جولیس نے حلف کی عبارت پر اعتراض کیا جس میں قیام پاکستان کی بنیاد۔ اسلامی نظریہ۔ کے تحفّظ کے لیے جدوجہد کی بات کی گئی ہے تاہم انہوں نے کچھ ہچکچاہٹ کے بعد حلف اٹھالیا۔ فادر روفن جولیس پہلی بار نومبر ۱۹۸۸ء میں قومی اسمبلی کی رکن منتخب ہوئے تھے۔ اس وقت انہوں نے یقیناً یہی حلف اٹھایا تھا اور جب وزیر مملکت برائے اقلیّتی امور نامزد کیے گئے تھے تو ایک بار پھر انہوں نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے بنیادی نظریے کے تحفّظ کی قسم کھائی تھی۔ یہ سب کچھ ریکارڈ پر ہونے کے باوجود اس

بار اُن کا طرزِ عمل تلخ نوائی پر مبنی کیوں رہا؟"

محولہ بالاعبارت سے یہ تاثر ملتا ہے کہ صرف روفن جولیس کو اعتراض تھا اور حلف نامہ کی عبارت اچانک ان کے سامنے لائی گئی تھی۔ اسمبلی کی کارروائی کا ریکارڈ (اور ٹی وی پر براہ راست دکھائی جانے والی فلم) سے ثابت ہوتا ہے کہ اس طرح کا اعتراض ان مسیحی ممبران کو بھی تھا جو وزیر نہیں رہ چکے تھے۔ مولانا فضل الرحمن صاحب نے موقع پر جواب بھی دے دیا تھا۔ حلف نامہ کی عبارت "اچانک" ان کے سامنے نہیں آئی۔ نہ صرف یہ چار معزز ارکان اسمبلی بلکہ وہ تمام مسیحی جو الیکشن ہار گئے، ان سب نے تحریری حلف نامے پر دستخط کر دیے تھے۔ جبکہ ان کے پاس سوچ سمجھ کر اور ضمیر کی آواز کے مطابق حلف نامہ پر دستخط کرنے یا نہ کرنے کا بہت وقت تھا۔ حلف ناموں کی عبارات آئین و قانون کی متعلقہ کتب میں درج شدہ ہیں۔ جب کوئی شخص قومی یا صوبائی اسمبلی میں امیدواری کے کاغذات، تصدیق نامہ کے ساتھ ریٹرننگ افسر کے پاس جمع کرواتا ہے تو ہر غیر مسلم امیدوار نے مندرجہ ذیل عبارتِ حلف نامہ پر دستخط اور گواہی ڈال دی ہوتی ہے۔

امیدوار کی نامزدگی کا فارم [اعلان (برائے مسلم و غیر مسلم امیدوار)]

"میں مذکورہ ذیل امیدوار [برائے انتخاب] صدقِ دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ:

۱۔ میں بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے فرمودہ اعلان کا وفادار رہوں گا کہ مملکتِ پاکستان ایک جمہوری ریاست ہوگی جو عدل اجتماعی کے اسلامی اصولوں پر مبنی ہوگی۔

۲۔ میں پورے اعتماد کے ساتھ پاکستان کا وفادار رہوں گا اور پاکستان کی حاکمیت اعلیٰ اور سلامتی کا علمبردار رہوں گا۔

۳۔ میں اسلامی نظریہ حیات کے تحفظ کے لیے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے۔

اسمبلی کے اندر حلف کا متن (جو اردو زبان میں لیا گیا) مندرجہ ذیل ہے۔

"میں صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ بہ حیثیت رکن قومی اسمبلی میں اپنے فرائضِ منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین و قوانین اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، استحکام، بہبودی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا۔

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لیے ہمیشہ کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میری مدد اور رہنمائی فرمائے۔ آمین

حلف نامہ کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے ہوا تھا۔ ہمیں اُمید رکھنا چاہیے کہ مسیحی اپنے تحریری اور زبانی حلف نامے کا پاس رکھیں گے۔